بسم اللہ کی برکات

جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی — بادل مشرق کی طرف بھاگ گئے — ہوائیں رُک گئیں — سمندر میں جوش آیا — چارپایوں نے کان لگائے — اور آسمان سے شیطانوں کو سنگسار کیا گیا اور اللہ تبارک وتعالےٰ عزّ وجلّ ذوالجلال والاکرام نے اپنی عزّت کی قسم کھائی — کہ جس پر اُس کا نام لیا جائے گا اس میں برکت ہو گی — اور جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا جنّت میں جائے گا۔

مرسلہ: خاموش مبلغ، ملتان

ہدیہ: ڈیڑھ روپیہ

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء

اَحَادِیثُ الرَّسُول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَۃِ اَمْدَادٍ ۔ (متفق علیہ)

انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے پانچ مُد تک غسل میں صرف کرتے۔

تشریح: مُد دو رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے۔ اور صاع آٹھ رطل کا۔ ضرورت کے سوا پانی ضائع کرنے کی شریعت میں ممانعت ہے۔ آٹھ رطل یعنی چار سیر سے بآسانی غسل ہو سکتا ہے۔ مثلاً استنجا کر کے اس کے بعد وضو کرلے۔ اس کے بعد تھوڑا سا پانی لے کر سارے بدن پر مل دے تاکہ بدن تر ہو جائے۔ پھر سارے بدن پر تین دفعہ پانی بہائے۔

عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیءٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِیَّ ؓ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَھُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَیَوْمًا وَّلَیْلَۃً لِلْمُقِیْمِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: شریحؓ بن ہانی کہتے ہیں۔ میں نے علیؓ ابن ابی طالب سے موزوں کے مسح کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتیں مسافر کے لئے اور مقیم کے لئے ایک دن رات مقرر فرمایا ہے۔

تشریح: چمڑے کے موزے۔ علاوہ اس کے سادی جرابوں پر چمڑا چڑھا لیا جائے یا فقط جراب پر جوتی کی شکل پر چمڑا چڑھایا جائے ان سب کا ایک ہی حکم ہے۔ علاوہ ان کے فل بوٹ اور لانگ بوٹ کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ ان کا تلا پاک رکھا جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ ۔

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لئے آئے تو نہا کر آئے۔

تشریح: غسل جمعہ کے متعلق علماء کے دو قول ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ واجب ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ کرامؓ اور حسن بصریؒ سے ایسا ہی منقول ہے۔ اکثر علماءِ کرام سلف اور خلف اُسے سنتِ مستحبہ قرار دیتے ہیں۔ جہاں کہیں حدیثوں میں امر کا صیغہ مستعمل ہوا ہے اُسے استحباب پر حمل کرتے ہیں۔ ایک حدیث حسن میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ یَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کا اہل اور مال چھین لئے گئے۔

جلد ۲۷ ٭ شمارہ ۱۷
یکم محرم ۱۴۰۲ھ ٭ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

اس شمارہ میں

رئیس الادارہ
پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
مدیر منتظم
مولوی محمد اجمل قادری
مدیر
محمد سعید الرحمٰن علوی

بدل اشتراک	سالانہ -/۶۰ ششماہی ۳۰
	سہ ماہی -/۱۵ فی پرچہ ۱/۵۰

پبلشر مولانا عبید اللہ انور نے پرنٹر الٰہی بخش مطبع ... پرنٹرز ۲۸۰ ڈی میوری گیٹ لاہور

دستک

نوائے وقت لاہور کی اشاعت مجریہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کی ایک خبر من و عن ملاحظہ فرمائیں:۔

> **موجودہ نسخہ انجیل کے بارے میں چیلنج**
>
> لاہور ۱۶ر اکتوبر (نامہ نگار) پاکستان کرسچین ایجوکیشنل ہیومنیشن بورڈ کے چیئرمین قومی کلیسا پاکستان کے جنرل سیکرٹری اور سرکاری اقلیتی کمیٹی ضلع لاہور کے رکن مسٹر اتو سینٹ رندھاوا نے مبلغ اسلام الوانیس صوفی محمد برکت علی کو چیلنج کیا ہے کہ اگر وہ موجودہ انجیل کا نسخہ الہامی نہیں تو اصل نسخہ پاکستانی مسیحیوں کو دکھائیں۔ آج یہاں ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اس قسم کی باتیں کرنا کہ موجودہ انجیل الہامی نہیں کسی طور پر انہیں زیب نہیں دیتا انہوں نے صوفی صاحب کو مشورہ دیا کہ اسلام قبول کرنے کی دعوتیں دینے کے بجائے انہیں اپنا عملی کردار پیش کرنا چاہیئے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے پاکستان میں مکمل اسلامی نظام رائج کیا جائے

پاکستان کے ایک صاحب صوفی محمد برکت علی صاحب ہیں، ہمیں ان سے زیادہ تعارف نہیں تاہم ان کے ادارہ کی بعض مطبوعات اور ان کے ماہنامہ رسالہ کی ہم نے کئی مرتبہ زیارت کی —— انہوں نے غیر مسلم حضرات کو دعوت دی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے آخری پیغمبر علیہ السلام کی اتباع و اطاعت قبول کر کے اپنی نجات کا سامان کریں۔ دوسرے لوگوں نے بھی اس پر اپنے ردِ عمل کا اظہار کیا ہوگا۔ لیکن اس وقت ہمارے سامنے محض یہ بیان جس کا متن آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اس بیان کا پہلا حصّہ کہ:۔

"اگر موجودہ انجیل کا نسخہ الہامی نہیں تو اصل نسخہ دکھائیں"

ایک بچگانہ سی بات ہے۔ قرآن عزیز نے جن لوگوں کو قرآن سے پہلے کے آسمانی صحف کی تحریف کا مجرم بتلایا، ان کی کرم فرمائیوں سے اصل نسخہ کہاں رہا؟ ہم عیسائی برادری سے توقع رکھتے ہیں کہ اصل بات کو خلط ملط نہ کریں —— اصل نسخہ تو ا

قیامت کی صبح میں نظر آئے تو آئے اس دنیا میں ایسا ممکن نہیں۔

انہوں نے اپنے بیان کے دوسرے حصہ میں جو یہ کہا کہ وہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوتیں دینے کے بجائے عملی کردار پیش کریں اور پاکستان میں اسلامی نظام رائج کریں کی پہلی شق بھی کسی طرح درست نہیں کیونکہ اپنے دین کی دعوت دینا تو مسلمان کا بنیادی فرض ہے اور یہ ایسا فرض ہے جس سے کسی کو مفر نہیں۔ بلکہ ایسا نہ کرنا بڑی معیبت کا پیش خیمہ ہے جس کی تفصیلات کا یہ محل نہیں۔ باقی رہ گئی عملی کردار کی بات اور پاکستان میں اسلامی نظام رائج کرنے کا مسئلہ تو ہم "کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن" کے مصداق عرض کریں گے کہ مسٹر انور سینٹ رندھاوا صاحب کی بات سو فیصد درست اور صحیح ہے۔ اور ایماندداری کی بات یہ ہے کہ ان جملوں کو پڑھ کر ہم پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔

آج مسلمان جس وجہ سے ابتلاء اور پریشانی کا شکار ہے اس کی بنیادی وجہ کردار کی کمی نہیں بلکہ اجتماعی طور پر اس کا فقدان ہے۔ مسلمان کا طرۂ امتیاز یہی تھا کہ وہ کردار کا غازی تھا گفتار کا نہیں، اسی لئے دنیا کی اس کے سامنے، کوئی حقیقت نہ تھی اور وہ سیلِ رواں کی طرح ہر طرف بڑھتا جاتا تھا۔

اب جو ادبار اور تنزّل ہے، جو پیچیدگیاں اور پریشانیاں ہیں اس کی وجہ یہی کچھ ہے —— اے کاش اس مسئلہ کی طرف ہم سنجیدگی سے توجہ دیں۔

رہ گیا پاکستان میں اسلامی نظام کا مسئلہ تو یہ صرف پاکستان کی نہیں پوری دنیائے اسلام کی ضرورت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بہت سے ممالک کا شہرہ بہت ہے اور اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ان کی دھن دولت کے سہارے لوگ اِدھر سے اُدھر ان کے حق میں پروپیگنڈا کرتے ہیں ورنہ معاملہ ہر جگہ پاکستان والا ہے —— ہاں یہ ضرور ہے کہ پاکستان اس معاملہ میں زیادہ مجرم اس لئے ہے کہ وہ ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کے لئے قربانیوں کی داستان بہت طویل ہے۔ لیکن یہاں قربانیوں کا سلسلہ جتنا وسیع ہے غفلت و تساہل اور بعض صورتوں میں بدنیتی کا سلسلہ بھی اتنا ہی وسیع ہے۔ اس کی سزا بھی ہم بھگت چکے لیکن شاید ابھی ہمیں عقل نہیں آئی —— اب جبکہ تثلیث کے ربیا شرم دلا رہے ہیں تو بہتر ہوگا کہ ہم کمر ہمت کس لیں اور دنیا کو بتا دیں کہ ہم واقعی اپنے دین کے معاملہ میں مخلص ہیں۔ جب چاروں طرف سے اس قسم کی آوازیں اٹھنا شروع ہو گئی ہیں تو اس معاملہ میں تاخیر خدائے قادر و غیور کی غیرت و قدرت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہو گی۔ اس سے پہلے کہ قدرت کا دستِ قدرت ہماری اصلاح کے لئے حرکت میں آئے ہمیں خود پیغمبرِ اسلام علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق اپنی اصلاح کر لینی چاہیے، ورنہ فرمانِ خداوندی ہے:۔

فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

علوی

مجلسِ ذکر

ضبط و ترتیب: علوی

صحابہ علیہم الرّضوان کی محبّت

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی

بعد از خطبہ مسنونہ:۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ——

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا۔

محترم حضرات! یہ ایام عجیب و غریب ہیں۔ ذوالحجہ کے آخری چند دنوں میں حضور علیہ السلام کے دو انتہائی قابل قدر صحابہ، امّت کے محسن اور خلیفہ راشد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شہادتیں ہوئیں۔ جمعہ کے خطبات میں ان حضرات کے متعلق کچھ گذارشات پیش کی جا چکی ہیں۔ آج کی صحبت میں صحابہ علیہم الرضوان کے متعلق ایک عام بدعقیدگی کا ازالہ مقصود ہے۔ افسوس یہ ہے کہ آج کے دَور میں یہ صورت پیدا ہو چکی ہے کہ لوگ اس قابل احترام جماعت کے متعلق ایسی ایسی باتیں کہتے ہیں جو ایک مسلمان کے لئے کسی طرح جائز نہیں۔ صحابہ علیہم الرضوان کی جماعت وہ قابل احترام جماعت ہے جنہیں اللہ تعالےٰ نے رضا کی سند عطا فرمائی انہیں اللہ تعالےٰ نے رشد و ہدایت یافتہ قرار دیا۔ کہ ان کے لئے ہم نے ایمان و تقویٰ کو پسند فرمایا۔ اور کفر و فسق کو ان کے لئے ناپسند فرمایا۔ حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر ان کی بیعت کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ پر بیعت قرار دیا اور فرمایا "ید اللہ فوق ایدیھم" کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے اور جو آیت آپ نے ابتدا میں سنی اس میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کو آنے والی نسلوں کے لئے معیارِ حق و صداقت قرار دیا اور دنیا کے مختلف گمراہ کن طبقات نے ایمان و یقین کے جو دعوے کئے اللہ تعالےٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے دعوے غلط ہیں۔ ہدایت کا معاملہ اب صرف غلامانِ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ پر چل کر حاصل ہو سکتا ہے۔

حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ۷۲ دوزخی فرقوں کی خبر دی۔ اور فرمایا کہ ان کے علی الرغم محض ایک فرقہ جنّت میں جائے گا اور نجات حاصل کرے گا۔ جب آپ سے سوال ہوا کہ وہ کونسا فرقہ ہے تو آپ نے فرمایا۔ ما انا علیہ و اصحابی جو میرے اور میرے صحابہ کے راستہ پر چلنے والے ہوں گے۔ اسی طرح آپ نے صحابہؓ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا۔ مزید آپ نے ان کی بدگوئی سے سختی سے روکا اور فرمایا کہ جب کسی کو ایسی بدزبانی کرتے سنو تو کہو لعنۃ اللہ علیٰ شرکم۔ آپ نے اہل علم کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب دنیا میں فتنوں کا ظہور ہونے لگے اور صحابہ علیہم الرضوان کو لوگ برا بھلا کہنے لگیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم حقائق سے دنیا کو مطلع کرو، ورنہ اللہ تعالےٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی اس پر لعنت ہوگی۔

مجھے آپ سے کہنا یہ ہے

(باقی ۱۷ پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

مرادِ رسالت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہم ○

بعد از خطبہ مسنونہ :—
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :—
سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔
صدق اللہ تعالیٰ العلی العظیم۔
(الحدید آیت ۱)

بزرگانِ محترم برادرانِ عزیز!
سورۃ حدید کی ابتدائی آیت تبرک و تیمن کے طور پر تلاوت کی گئی ہے۔ گو کہ یہ سورۃ مدنی ہے لیکن اندازہ یہ ہے کہ چند ابتدائی آیات مکی ہیں کیونکہ مؤرخ اسلام مولانا شبلی نعمانی مرحوم نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "الفاروق" میں حضرت فاروق اعظم رضی ... تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ ... رضؓ قبول اسلام سے قبل حضر... ...رِ کائنات علیہ السلام کے قتل کے ارادے سے جب نکلے تو انہیں راستہ میں جناب نعیم ... کی زبانی معلوم ہوا کہ ان ... ... بہن اور بہنوئی (حضرت فاطمہ اور حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مسلمان ہو گئے ہیں تو آپ غصہ میں آ کر بھر گئے اور بہنوئی کے مکان کا رُخ کر لیا وہاں جا کر انہیں بے پناہ پیٹا آخر احساس ہُوا تو بہن سے کہا کہ جو کلام تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے دکھلاؤ۔ انہوں نے دکھلایا۔ تو یہی آیات تھیں (واللہ تعالیٰ اعلم)

بہرحال آج کی صحبت میں حضور علیہ السلام کے اس انتہائی محبوب صحابی، آپ کے خسر، مسلمانوں کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق چند گذارشات پیش کرنی ہیں۔

صحبت رفتہ میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر تھا۔ ان کا یوم شہادت ۱۸ ذوالحجہ تھا۔ آج فاروق اعظمؓ کا ذکر ہے کیونکہ آپ پر قاتلانہ حملہ ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو ہُوا اور یکم محرم ۲۴ھ کو آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جماعت صحابہ میں آپ کو جو عزت و توقیر حاصل تھی، حضور علیہ السلام کو آپ پر جو اعتماد تھا اور اپنے دس سالہ دورِ خلافت میں آپ نے جو خدمات سرانجام دیں وہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ امت ان کے احسانات کے سامنے زیربار ہے۔ تو اپنے ایک عظیم محسن کا ذکر اس لئے کیا جا رہا ہے تاکہ ہمیں ان کے احسانات کی قدر ہو اور ہمارے دل میں ان کی عزت و توقیر پیدا ہو کر ان کے نقوشِ ہائے پا پر چلنے کی توفیق ہو۔

شاہ ولی اللہؒ کا فرمان

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے پناہ خصوصیات ہیں مثلاً ایک تو یہ کہ حضور علیہ السلام نے خود اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر کے ان کو حاصل کیا۔ اس لئے کہنے والے بالکل سچ کہتے ہیں کہ باقی صحابہ تو آپؐ کے مُرید ہیں، لیکن حضرت فاروقؓ آپؐ کی مراد ہیں۔ ایک یہ کہ قرآن عزیز کی ۲۸ کے قریب ایسی آیات ہیں جن کے متعلق طے ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف اوقات میں دربارِ رسالت میں ایک بات کا اظہار کیا اور اس کی تائید میں وحی آ گئی۔ "الذی کان رایہ موافقا بالوحی والکتاب"۔ جمعہ کے عربی خطبات میں آپ یہ جملہ سنتے ہیں اس کا یہی مفہوم ہے نہ ایک آپ کی زبردست خصوصیت آپ کی "جامعیت" ہے۔ علامہ شبلی مرحوم نے اپنی کتاب میں اس عنوان پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور اس کا آغاز عربی کے اس مشہور شعر سے کیا ہے ؎

لیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ مشکل نہیں کہ تمام کمالات کو ایک شخص میں جمع فرما دیں۔

شبلی مرحوم نے اس عنوان پر مفصل گفتگو کے بعد حضرت حکیم الامت امام ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ کا ایک اقتباس آپ کی معروف کتاب "ازالۃ الخفاء" سے نقل کیا ہے جو اس عنوان پر گویا حرفِ آخر ہے۔ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ اے کاش فارسی ذوق ہوتا تو ان کی لذت سے آپ بہرہ اندوز ہوتے بہرحال بعد میں ترجمہ عرض کر دیا جائے گا۔ فرماتے ہیں :—

"سیدنا فاروق اعظم را بمنزلہ خانہ تصوّر کن کہ درہائے مختلفہ دارد و در ہر درے صاحبِ کمالے نشستہ، در یک در مثلاً سکندر ذوالقرنین بآں ہمہ سلیقہ ملک گیری و جہاں ستانی و جمع جیوش و برہم زدنِ اعدار، و در درِ دیگر نوشیروانے بآں ہمہ رفق و لین و رعیت پروری و دادگستری (اگرچہ ذکر نوشیروان در مبحثِ فضائل حضرت فاروق سوءِ ادب است) و در درِ دیگر امام ابو حنیفہ یا امام مالکے بآں ہمہ قیام بعلمِ فتوی و احکام، و در دیگر مرشدے مثل سیدی عبدالقادر جیلانی یا خواجہ بہاءالدین و در دیگر محدثے بر وزنِ ابوہریرہ و ابن عمر، و در دیگر حکیمے مانند مولانا جلال الدین رومی یا شیخ فرید الدین عطار و مردمان گرداگردِ ایں خانہ استادہ اند و ہر محتاجے حاجت خود را از صاحبِ فن درخواست می نماید و کامیاب می گردد۔"

یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بڑے مکان کی مانند سمجھو جس میں کئی ایک دروازے ہیں۔ اور ہر دروازے پر کوئی نہ کوئی صاحبِ کمال بیٹھا ہُوا ہے۔ مثلاً ایک دروازے پر سکندر ذوالقرنین بیٹھے ہیں جن میں ملکوں کی فتح، فوجوں کا اجتماع اور دشمن کی سرکوبی کا پورا پورا سلیقہ موجود ہے، ایک دروازے میں نوشیروان بیٹھے ہیں جن میں نرمی و ملائمت، رعیت پروری اور عدل و انصاف کی تمام خوبیاں موجود ہیں (گو کہ حضرت فاروق اعظمؓ کے فضائل میں نوشیروان کا ذکر سوءِ ادبی ہے۔ کہ آپ ایک عظیم المرتبت مسلمان، صحابی اور خلیفہ راشد ہیں اور وہ ایمان سے محروم تھا —— تاہم اس میں یہ خوبی تھی) ایک دروازے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک جیسے حضرات بیٹھے ہیں جو فتویٰ و احکامات دینی کی رہنمائی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ایک میں حضرت شیخ جیلانی اور خواجہ نقشبند جیسے مرشدانِ کامل تشریف فرما ہیں ایک میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے محدثین رونق افروز ہیں تو ایک میں مولانا رومی اور شیخ عطار جیسے حکیم و دانشور، اس مکان کے گرداگرد لوگوں کا ہجوم اور آمد و رفت ہے ہر ضرورت مند آتا ہے اور متعلقہ فن کے صاحب کمال انسان سے اپنی ضرورت کہہ کر اور شافی جواب پا کر بامراد رخصت ہوتا ہے —— گویا فاروق اعظمؓ ایسی کامل و برگزیدہ شخصیت ہیں کہ کیسی ہی ضرورت رکھنے والا کوئی سائل ہو وہ تنہا انہی کے پاس حاضر ہو کر بامراد رخصت ہو جاتا ہے۔

عزیزانِ گرامی! قصہ بڑا طویل اور وقت بڑا مختصر ہے۔ پیغمبر اسلام کی دعا کے ثمرہ کے

طور پر حضرت فاروق اعظمؓ دربارِ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں تو صحابہ کرام علیہم الرضوان خوشی سے کھل جاتے ہیں۔ نعرہ تکبیر بلند کرتے اور مکہ کے کوہ و دامن لرز اٹھتے ہیں۔ بقول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ——— "جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو قریش سے بھڑ گئے حتّٰی کہ کعبہ میں نماز ادا کی ورنہ اب تک ایسا نہ تھا اور ان کے ساتھ ہم نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔" یوں ابتدا ہوئی اور پھر وہ حضور علیہ السلام کے ایسے معتمد بنے کہ ہر جگہ ساتھ ہیں حتّٰی کہ بعد از مرگ بھی محبوب مدنی کے قدموں میں جگہ ملی۔ حضور علیہ السلام کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ سعادت میں اُن کے مشیر و وزیر تھے اور صدیق اکبرؓ کو جب اپنے سفرِ آخرت کا احساس ہُوا تو انہیں امت کے لئے نامزد کر دیا اور ساری قوم مطمئن ہو گئی ——— پھر دس برس میں آپ نے جو کچھ کیا اس کی داستان کے لئے سالوں کی ضرورت ہے۔

المختصر یہ کہ "میری میں فقیری" کا وہ سچا نمونہ پیش کر گئے۔ اتنے زبردست حکمران ہونے کے باوجود تواضع و کسرِ نفسی کا ریکارڈ قائم کیا۔ شریعت اسلامیہ کے ایک ایک حکم پر عمل کرنا اور کرانا اُن کا طرۂ امتیاز تھا۔ اس دَور کی دو متمدّن حکومتوں قیصر و کسریٰ کا تیا پانچہ کر دیا۔ خدا کا کلمہ بلند کیا، دور دراز علاقوں تک اسلام کی دعوت پہنچائی۔ صدیقی دور ہنگامی نوعیت تھا اس لئے اب آپ نے نظامِ حکومت ایسا مرتب کیا اور اس طرح اسے عملاً جاری کیا کہ آج تک اس سے بہتر مثال قائم نہیں ہو سکی ——— یہ مذاق نہیں کہ چھوٹا بڑا، مرد عورت، کافر، مسلمان لمبی تان کر آرام کی نیند سوئے اور کسی کو بھی چور ڈاکو کا خطرہ نہ ہو۔ کوئی معاشی بدحالی کا شکار نہ ہو، معاشرہ جاہلیت کے تمام بندھنوں سے پاک ہو گیا، تفوق و برتری کے نام نہاد بندھن آپ نے توڑ دئے۔ حکمرانوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا۔ کہ وہ صحیح معنوں میں خادم قوم سمجھے گئے اور جب کسی نے جبر کیا تو "متیٰ استعبدتم الناس وقد ولدتهم امهاتهم احرارا" کہہ کر اسے ٹاٹ کا لباس پہنا کر چرواہے کی ذمہ داری سونپ دی۔ کہ ہنوز تم کو انسانوں پر حکومت کا ڈھنگ نہیں آیا۔

الغرض آج کے دَور میں ضرورت ہے کہ ہم ماضی کی طرف پلٹیں۔ یقین کریں کہ ہمارے دکھوں کا علاج لندن، جنیوا، نیویارک و ماسکو میں نہیں بلکہ خاک کے ان ذروں میں ہے جن پر چل کر حضرت فاروقؓ شام گئے تو اس حال میں کہ لباس بوسیدہ تھا اور غلام اونٹ پر سوار اور آپ اس کی نکیل تھامے ہوئے، ایسے میں کامیابی آگے بڑھ کر استقبال کرتی اور مسلمان سربلند ہو جاتا ——— اللہ تعالیٰ ہمیں اس جماعت حقہ کے اتباع کی توفیق دے اور ہمارے دُکھ دُور کرے۔

دعائے مغفرت

○ انجمن خدام الدین لاہور کی نگرانی میں چلنے والے مدرسۃ البنات کے شعبہ دینیات کی سربراہ کا جواں سال لڑکا شیخ خلیل الرحمٰن عید سے اگلے دن اچانک انتقال کر گیا۔ موصوفہ کے خاندان کے لئے یہ صدمہ بڑا المناک ہے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

○ حضرت قطب العالم رائے پوری کے خادم، خدام الدین کے دیرینہ قاری اور نورانی مسجد قلعہ لچھمن سنگھ کے نائب صدر ڈاکٹر یوسف حسین ملک ایڈووکیٹ چند دن پہلے دماغ کی شریان پھٹنے سے انتقال کر گئے ——— موصوف علاقہ میں جماعتی و مسلکی احباب کے لئے بڑی ڈھارس تھے۔

اللہ تعالیٰ ہر دو حضرات کو اپنی رحمتوں سے نوازے، اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

مظلُومِ ذُوالنّورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ڈاکٹر زاہد الحق قُریشی

نسب مبارک

۱۔ آپؓ کا نام نامی عثمان بن عفان بن ابی العاص بن اُمیّہ بن عبدالشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہے۔

۲۔ جناب رسالت مآب حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم سے آپکا سلسلہ نسب مُرّہ پر ملتا ہے۔

۳۔ نسبی لحاظ سے آپؓ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کے قریبی رشتہ دار تھے۔ آپؓ کی والدہ حضورؐ کی عمّہ (پھوپھی) زاد بہن تھیں۔

۴۔ حضرت عثمانؓ دنیا کے واحد صحابی ہیں جنہیں رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل ہوا۔ اس سے پہلے کسی نبی کے کسی صحابی کو یہ شرف دو مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہو گا۔

واقعات زندگی

۵۔ آپؓ فاروق اعظمؓ، ابوعبیدہؓ اور عبدالرحمانؓ بن عوف جیسے جلیل القدر صحابہ سے پہلے اِسلام لائے

۶۔ آپؓ اسلام لانے سے پہلے بھی مکہ بھر میں معزز و مؤقر تھے۔

۷۔ آپکے پھوپھا حکم بن العاص نے آپؓ کے اِسلام لانے پر بہت زیادہ سختی کی لیکن آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔

۸۔ حضرت عثمانؓ کے قبیلے نے فیصلہ کیا کہ آپکو اپنے قبیلے کی کوئی لڑکی نہ دی جائے شاید اس طرح یہ اسلام سے باز آجائیں لیکن فوراً حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کو وحی کے ذریعے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ کیونکہ حضرت عثمانؓ کے قبیلے والے انہیں اپنی کسی لڑکی کا رشتہ نہیں دیتے اس لئے آپ اپنی لڑکی کا رشتہ ان سے کر دیجئے۔

۹۔ حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد آپؐ کو وحی کے ذریعے دوسری صاجزادی حضرت اُمّ کلثومؓ کا نکاح آپؓ سے کرنے کا حکم دیا گیا اسیطرح حضورؐ کی دونوں صاحبزادیوں کے نکاح حضرت عثمانؓ سے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہوئے۔

۱۰۔ حضرت اُمّ کلثومؓ کی وفات کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں اور اسیطرح انتقال فرماتی جاتیں تو میں یکے بعد دیگرے چالیس بیٹیاں عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا۔

۱۱۔ ایک دوسری حدیث مبارک میں ارشاد حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم ہے کہ اگر میری سَو بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمانؓ کے نکاح میں دیتا رہتا یہ احادیث حضرت عثمانؓ کے بہترین داماد ہونے کی سند ہیں۔

۱۲۔ حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح اسلام سے قبل بھی بُت پرستی سے محفوظ رہے۔

۱۳۔ آپؓ حضرت ابراہیم و حضرت لوط علیہم السلام کے بعد پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے اہلبیت سمیت ہجرت کا شرف حاصل کیا۔

۱۴۔ آپؓ حضورؐ کے چار دن کے فاقے کی خبر سن کر آئے، گندم اور چھوہاروں کی چند بوریاں، سالم بکری کا گوشت اور تین صد روپے نقد ارسالِ خدمت کیا۔ ساتھ ہی بہت سی پکی ہوئی روٹیاں اور بھُنا ہوا گوشت پہنچایا۔

۱۵۔ حضرت عثمانؓ کو حضورؐ کے نجی خط لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

۱۶۔ آپ نے ایام ممنوعہ کے علاوہ کبھی روزے کا ناغہ نہ کیا۔

۱۷۔ آپنے قحط کے دنوں میں ایک ہزار اونٹ غلّہ فقراء مدینہ میں تقسیم فرمایا جبکہ مدینہ منورہ کے تاجروں نے آپکو کئی گنا قیمت دینے کی پیشکش کی۔

۱۸۔ آپ رضؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضورؐ کی اپیل پر ۱۰۰ اونٹ، پھر ۲۰۰ اونٹ اور پھر ۳۰۰ (کل ۶۰۰) اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ پھر چوتھی اپیل پر ایک ہزار اشرفیاں پیش کیں۔

۱۹۔ غزوہ تبوک میں آپ رضؓ کی سخاوت پر حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اب عثمان رضؓ تمام عمر کوئی نفلی عبادت نہ کریں تو بھی یہ ان کے لیے کافی ہے۔

۲۰۔ غزوہ تبوک میں آپ رضؓ کی امداد پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آپکے حق میں دُعا فرمائی۔

۲۱۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فرشتے بھی عثمان رضؓ سے حیا کرتے ہیں۔

۲۲۔ حضرت عثمان رضؓ کی سخاوت اور حیا آجتک ضرب المثل بنی ہوئی ہیں۔

۲۳۔ آپنے نادانستہ غلام کا کان مروڑ دیا، پھر اس کے سامنے اپنا کان پیش کر دیا تاکہ آخرت میں مواخذہ نہ کر سکے

۲۴۔ آپ رضؓ کئی لونڈیوں اور غلاموں کے باوجود اپنا کام خود فرمایا کرتے تھے

۲۵۔ آپ رضؓ گستاخی کرنے والے کو مُنہ پر شرمندہ نہیں کرتے تھے۔

- - - - - - - - - -
- - - - - - - - - -

۲۷۔ آپ رضؓ روایت حدیث میں بہت محتاط تھے۔ اور بہت خوبصورتی سے احادیث بیان فرماتے۔

۲۸۔ حضرت عثمان رضؓ کو اجتہاد کردہ مسئلے میں صحابہ کرام میں مستند سمجھا جاتا تھا۔

۲۹۔ آپ رضؓ کو میراث کے مشکل ترین علم میں مہارتِ تامہ حاصل تھی۔

۳۰۔ آپ رضؓ مال دار ہونے کے باوجود مال کی برائیوں سے محفوظ رہے۔

۳۱۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کا دل ہمیشہ خوفِ خدا سے معمور رہتا تھا۔

۳۲۔ آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی سی تکلیف سے بے چین ہوجایا کرتے تھے۔

۳۳۔ حضرت عثمان رضؓ حضورؐ کے رخ مبارک کو دیکھ کر حضورؐ کے طبعی متقضاء کو سمجھ لیتے تھے۔

۳۴۔ آپ اہلِ بیت کا فاقہ نہیں برداشت کر سکتے۔

۳۵۔ آپکے مبارک نام پر سیدنا حضرت علی رضؓ نے اپنے دو بیٹوں کے نام عثمان اکبر و عثمان اصغر رکھے (ابن سعد ج۔ ۳)

۳۶۔ سینکڑوں بیواؤں، یتیموں اور غریب رشتہ داروں کی پرورش و کفالت آپؐ کا دستور العمل تھا۔

بیعتِ رضوان

۳۷۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان رضؓ کے سیاسی تدبر پر اعتبار تھا کہ آپؓ کو بیعتِ رضوان کے موقع پر چودہ سو صحابہ رضؓ میں سے جن کو سفیر بنا کر بھیجا۔

۳۸۔ بیعت رضوان کے موقعہ پر کفار مکہ نے حضرت عثمان رضؓ کو پیشکش کی اگر وہ چاہیں تو طوافِ کعبہ کر سکتے ہیں، لیکن حضرت عثمان غنی رضؓ نے فرمایا، یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں طواف کر دوں اور میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے انتظار میں بیٹھے رہیں۔

۳۹۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ کی خدمت میں چند اصحاب نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ اگر عثمان رضؓ کو موقعہ ملا تو وہ کعبہ کا طواف کرلیں گے۔ تب حضورؐ نے فرمایا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا عثمان رضؓ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بغیر طواف کرلیں۔

۴۰۔ مدبر سیاستدان حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کو بطور سفیر بھیجنے کے لیے نام پیش کیا۔ اور حضورؐ نے اس سے اتفاق فرماتے ہوئے آپ رضؓ کو سیاسی گفتگو کے لیے سفیر بنا کر بھیجا۔

۴۱۔ جب شہادتِ عثمان رضؓ کی غلط خبر مشہور ہوئی تب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ رضؓ کے قیمتی خون کا بدلہ لینے کیلیئے کم و بیش چودہ سو صحابہ کرام رضؓ سے مر مٹنے کی بیعت لی۔ جو کہ ایک ریکارڈ ہے اس میں حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ جیسے جلیل القدر صحابہ رضؓ بھی موجود تھے۔

۴۲۔ کیونکہ حضرت عثمان رضؓ موجود نہ تھے لیکن حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس مقدس بیعت میں اُن کی عدم شمولیت برداشت نہ کرتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ کو حضرت عثمان کے ہاتھ سے تشبیہ دیتے ہوئے ان کی غائبانہ بیعت لی۔

۴۳۔ جنابِ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان رضؓ مجھ سے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے بہت مماثل ہیں۔

۴۵۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری دس امانتیں خدا کے پاس ہیں۔

۱۔ آنحضرت کی بعثت کے بعد چوتھا مسلمان ہوا۔ اس وقت کوئی پانچواں مسلمان نہ تھا۔

۲۔ حضورؐ کی ایک صاحبزادی کا نکاح مجھ سے ہوا۔

۳۔ ایک صاحبزادی کے انتقال کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی کا نکاح مجھ سے فرمایا۔

۴۔ میں نے کبھی راگ کا شوق نہیں کیا

۵۔ بدی کی خواہش کبھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوئی۔

۶۔ جس دن میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، اپنا داہنا بیعت والا ہاتھ کبھی اپنی شرمگاہ کو نہیں لگایا

۷۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا۔ اگر کبھی اتفاقاً سہواً ہوا تو قضا ادا کی۔

۸۔ زمانہ جاہلیت میں یا اسلام کے بعد میں نے کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا۔

۹۔ زمانہ جاہلیت میں یا اسلام لانے کے بعد میں نے کبھی چوری نہیں کی

۱۰۔ قرآن مجید کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مطابق جمع کیا۔

دورِ خلافت

۴۶۔ حضرت عثمان رضؓ کے دورِ خلافت میں قیصر سوم کا نام ونشاں مٹ گیا۔

۴۷۔ آپ رضؓ کی مجاہدانہ مساعی سے عیسائیت پر ضرب کاری لگی

۴۸۔ آپ رضؓ کی جد وجہد سے خراسان، بیہق، جوئیین، ہرات، فیروزآباد، بلخ، شیراز، نیشاپور، طوس وغیرہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوا۔

۴۹۔ آپ رضؓ نے اپنے دور خلافت میں قرآن مجید کو جمع فرما کر اس کی اشاعت فرمائی۔

۵۰۔ آپکے عہد خلافت میں سپاہیوں کی تنخواہ میں ایک صد روپے کا اضافہ کیا گیا

۵۱۔ آپ رضؓ نے اسکندریہ، ایران، مصر، خراسان، آذربائیجان اور آرمینا کی بغاوتوں کا خاتمہ کر دیا۔

۵۲۔ آپکے دور خلافت میں، اسلامی حکومت سندھ اور کابل سے لیکر یورپ کی سرحد تک پہنچ گئی۔

۵۳۔ آپ نے نئے مفتوحہ علاقوں میں چھاؤنیاں قائم فرمائیں۔

۵۴۔ آپنے دفاتر کے لیئے وسیع عمارات بنوائیں

۵۵۔ آپنے چراگاہوں میں مویشیوں کے لیئے چشمے کھدوائے۔

۵۶۔ حضرت عثمان رضؓ نے رعایا کی آسائش کے لیئے سڑکیں، پل اور مُسافر خانے بنوائے

۵۷۔ آپنے نجد اور مدینے کی راہ میں ایک سرائے بنوائی۔ اسکے ملحق ایک بازار بسایا اور اسی راہ پر ایک آبِ شیریں کا کنواں کھدوایا

۵۸۔ آپ رضؓ نے بیرِ سائب، بیر عاصر، بیر رومہ بیر عریس نامی کنویں کھدوائے۔

۵۹۔ حضرت عثمان غنی رضؓ نے سیلاب کے خطرے کے پیش نظر مدینے سے تھوڑے فاصلہ پر مدری کے قریب بند بنوایا۔ اور نہر کھدوا کر سیلاب کا رخ دوسری جانب موڑ دیا۔

۶۰۔ آپنے مسجد نبویؐ میں توسیع فرما کر اسے ایک حسین عمارت میں تبدیل فرما دیا۔ آپنے مساجد کی آبادی کے لیے تنخواہ دار موذن مقرر کیئے۔

۶۱۔ آپ نے زمانہ نبویؐ میں کتابتِ قرآن مجید اور زمانہ خلافت میں تقریر و خلافت کا کام کیا۔

۶۲۔ حضرت عثمان رضؓ کی راتیں ذکر الہٰی میں اور دن امور خلافت میں کٹتے تھے۔

۶۳۔ آپکے دور خلافت میں روے اور روم کے بہت سے قلعے فتح ہوئے۔

۶۴۔ ۲۶ھ میں سہابور فتح ہوا۔ اور آپنے کچھ مکانات خرید فرما کر مسجد الحرام کو وسیع فرمایا۔

۶۵۔ ۲۷ھ میں ازجان وغیرہ مفتوح ہوئے اور حضرت عمرو بن العاص رضؓ کی جگہ عبداللہ بن سعد رضؓ حاکم مقرر ہوئے۔ عبداللہ بن سعد رضؓ نے افریقہ پر حملہ کر کے کل ملک لے لیا

۶۶۔ ۲۸ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جزیرہ قبرص پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ اور وہاں کے باشندوں نے جزیہ قبول کر کے صلح کر لی۔

۶۷۔ ۲۹ھ میں حضرت عثمان رضؓ نے مسجد مدینہ طیبہ کو توسیع فرمایا اور منقش پتھر کا فرش اور ستون لگائے۔ مسجد کو طولاً ایک سو ساٹھ (۱۶۰) گز اور عرضاً ڈیڑھ سو (۱۵۰) گز کر دیا۔ اسطرح اصطخر اور قسا مفتوح ہوئے

۶۹۔ ۳۰ھ میں خراساں کا اکثر حِصّہ اور نیشاپور، طوس، بیہق مرو اور سرخس مفتوح ہوئے

۷۰۔ ان فتوحات میں مسلمانوں کو بہت ساماں ملا یہاں تک کہ ایک ایک شخص کو

چار چار اوقیہ طلائی ملے۔

اولیات:

۷۱۔ سب سے پہلے حضرت غنی رضؓ نے لوگوں کی جاگیریں مقرر فرمائیں۔

۷۲ تکبیر کی آواز کو پست کیا۔

۷۳ مساجد میں خوشبو جلانے اور جمعہ میں

۷۴ اذانِ اوّل کا حکم دیا۔

۷۵ موذّنوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔

۷۶ نماز عید میں خطبہ پڑھا۔

۷۷ پولیس مقرر فرمائی۔

۷۸ مسلمانوں کو خود زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا

۷۹ تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر متفق فرمایا

۸۰ قرآن کو جمع فرماکر اشاعت قرآن کرائی چراگاہوں میں مویشیوں کے لیے چشمے کھدوائے

دوہری سعادتیں

۸۱ امام الانبیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل ہوا۔ اس لیے ذوالنّورین کہتے ہیں۔

۸۲۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خون کا رشتہ بھی دوہرا ہے۔ کیونکہ باپ کی طرف سے سیدنا عثمان رضؓ کے تیسرے دادا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا کے حقیقی بھائی ہے۔ اور والدہ کی طرف سے آپکی نانی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ کی ہمشیرہ ہیں۔

۸۳۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کا ظاہری حسن دو عظیم المرتبہ انبیاء حضرت ابراہیمؑ اور حضورؐ کے مشابہ تھا بقول حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے نبی کریمؐ نے اپنی دوسری صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضؓ سے اس بات کا ذکر فرمایا تھا۔

۸۴۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کی سخاوت کو یہ شرف حاصل ہے اس کے ذریعے دو مرتبہ جنت خریدی ایک مرتبہ بیر رومہ (کنوئیں) کے خرید پر اور دوسری مرتبہ "جیش العسرۃ" کے موقع پر

۸۵۔ حضرت عثمان کے حیا سے متاثر ہو کر انسان اور فرشتے دونوں آپ رضؓ سے حیا کرتے تھے۔

۸۶۔ مہاجر اسلام بھی دو دفعہ بنے۔ پہلی مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ دوسری دفعہ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اسی لئے آپ کا لقب "ذوالہجرتین" ہے

۸۷۔ حضرت عثمان مجاہد اسلام بھی دوہرے ہیں۔ یعنی آپ رضؓ نے جہاد بالنفس کیا اور جہاد بالاموال بھی۔ کوئی غزوہ ایسا نہیں جس میں آپنے شرکت نہ کی ہو۔ سوائے غزدۂ بدر کے۔ وہ بھی حضورؐ کے حکم سے۔ کیونکہ حضرت رقیہؓ بیمار تھیں۔ اور غزوہ تبوک تو آپ رضؓ ہی کی مالی امداد کا رہین منت ہے۔

۸۸۔ خلفائے راشدین میں سے حضرت عثمان رضؓ کو دو مرتبہ خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہوا ایکمرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے غزوہ ذات الرّقاع میں آپکو خلیفہ مقرر فرمایا۔ دوسری مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضؓ کی وفات کے بعد صحابہ رضؓ کے اجماع سے خلیفہ مقرر ہوئے۔

۸۹۔ کتاب اللہ سے سیدنا عثمان رضؓ کا دوہرا تعلق ہے۔ کیونکہ خلفائے راشدین میں سے آپ رضؓ ہی وہ خلیفہ ہیں۔ جو حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ جامع قرآن اور ناشر قرآن بھی ہیں۔ آپنے حجازی قرأت پر قرآن جمع فرماکر اس کی نشر و اشاعت فرمائی۔

۹۰۔ حضرت عثمان غنی رضؓ نے مخبر صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے دو احکامات کی تعمیل میں شہادت پائی۔ پہلا حکم تو یہ تھا۔ کہ خبردار مسلمانوں کی تلوار مسلمانوں کے مقابل نیام سے نہ نکلے کیونکہ پھر قیامت تک یہ تلوار نیام میں نہ جائے گی،، اور دوسرے یہ کہ خدا تجھے خلعت (خلافت) عطا فرمائے گا۔ لوگ تجھے یہ اتار پھینکنے پر مجبور کرینگے۔ لیکن تم ہرگز نہ اتارنا۔

۹۱۔ سیدنا عثمان غنی رضؓ کی شہادت کی خبر دو مرتبہ نشر ہوئی۔ ایک مرتبہ بیعت رضوان کے موقعہ پر، دوسری مرتبہ جب آپکو اپنے مکان میں شہید کیا گیا۔

۹۲۔ صحابہ رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کے خون ناحق کے مطالبہ میں دو مرتبہ بیعت کی۔ پہلی مرتبہ بیعتِ رضوان کے موقعہ پر حضورؐ کے ہاتھ پر اور دوسری مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضؓ کے ہاتھ پر آپ رضؓ کی شہادت کے بعد

المیۂ شہادت

۹۳۔ شہادت عثمان رضؓ جمعہ کے مبارک دن ۱۸ر ذی الحجہ ۳۵ھ کو واقع ہوئی۔

۹۴۔ آپ رضؓ شہادت کے دن روزے سے تھے۔

۹۵۔ آپ شہادت کے وقت بھی تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھے۔

۹۶۔ آپکا خونِ مبارک قرآن کے جن الفاظ پر گرا وہ یہ تھے۔ فسیکفیکھم اللہ ط

۹۷۔ جو شخص جس جگہ شہادت پاتا ہے وہ جگہ اُس کے لیے قیامت کے دن گواہی کا سامان بنے گی۔ سیدنا عثمان رضؓ کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا۔

ستم ظریفی

۹۸۔ باغیوں نے چالیس دن تک آپکے مکان کو محاصرے میں رکھا۔ اور مسجد نبویؐ جس کی توسیع کے لیے، حضرت عثمان رضؓ نے اپنی جیب سے زمین خریدی تھی۔ اس زمین پر بھی آپکو باجماعت نماز ادا نہ کرنے دی گئی۔

۹۹۔ حضرت عثمان رضؓ نے جس کنوئیں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اس کا پانی بھی باغیوں نے آپ تک نہ پہنچنے دیا۔ آپ پر چالیس دن تک پانی بند رہا۔

۱۰۰۔ وفاداروں نے پوچھا کہ مسجد نبوی پر باغیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ کیا ہم دوسری جماعت کرا لیا کریں؟ آپنے فرمایا تم ہرگز ہرگز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں دوسری جماعت نہ کروانا، بلکہ باغیوں کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔

۱۰۱۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کو محافظ رکھنے کا مشورہ دیا۔ تو آپنے فرمایا کہ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ ان کو تنخواہ ادا کر سکوں۔ اور بیت المال مسلمانوں کی امانت ہے۔ اس سے میں اپنی جان کے محافظوں کو تنخواہ نہیں دے سکتا۔ تب حضرت علی نے اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت حسن رضؓ اور حسین رضؓ کو آپکے دروازے پر محافظ مقرر فرمایا۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اگر آج بھی کوئی حضرت عثمان کے خلاف کوئی حرکت کرتا ہے تو وہ حضرت علی رضؓ اور حضرت حسن رضؓ حسین رضؓ کا دوست ہرگز نہیں کہلا سکتا۔

حضرت عثمان رضؓ "ذُوالنورین" تھے

مخالفین کی کتب سے تائید

۱۰۲ علمائے خاصہ و عامہ کی ایک جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ رقیہؓ و اُمّ کلثوم۔ خدیجہ رضؓ کی بیٹیاں دوسرے شوہر سے تھیں۔ جو حضرت رسولؐ سے پہلے تھا اور حضرتؐ نے ان کو پالا تھا۔ اور حضورؐ کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ خدیجہ رضؓ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ ان دونوں اقوال کے غلط ہونے پر معتبر روایات دلالت کرتی ہیں (حیات القلوب جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۱۹، سطر ۸) (مطبوعہ لکھنو)

۱۰۳ بلاشبہ آپ رضؓ (سیدنا عثمان رضؓ) نے رسول اکرمؐ کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل کیا ہے

نہج البلاغت جلد اوّل صفحہ ۹۰ ا سطر، ترجمہ رئیس احمد جعفری

۹ قرآنی آیات

جو حضرت عثمان کی میں نازل ہوئیں

نمبر	پارہ	سورہ	آیت
۱-	۱-	البقرہ	۱۳۷
۲-	۳-	،،	۲۶۱
۳-	۲۱-	الاحزاب	۲۳-
۴-	۲۳-	الزمر	۹
۵-	۲۶-	الفتح	۱۰
۶-	،،	،،	۱۸
۷-	۲۷	الحدید	۷
۸-	۳۰	الاعلیٰ	۱۰
۹-	۳۰	البینہ	۸

فضائلِ قرآن

قاری محمود احمد، جامعہ رشیدیہ ۰ ساہیوال

قرآن مجید خداوند تعالیٰ مالک عرش و کرسی کا کلام ہے۔ جو اس نے اپنے برگزیدہ پیغمبر اور مقرب بندے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے کیا۔ اس میں قیامت تک کے لیئے ہدایت کی تمام بنیادی اور اصولی باتیں بیان کر دی گئی ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بکثرت معجزات وخوارق عادات کا ظہور ہوا لیکن سب سے بڑا معجزہ آپکا قرآن شریف ہے۔ اس میں فصاحت و بلاغت کا اعجاز بھی ہے اور اخبارِ غیب کا بھی اور قوت تاثیر و سرعت تاثیر کا بھی۔ اس کی تلاوت اور پڑھنے پڑھانے کا ثواب بھی محتاج بیان نہیں۔ تمام علماء امت متفق ہیں کہ کوئی ذکر تلاوتِ قرآن مجید سے زیادہ ثواب نہیں رکھتا۔ احادیث اس باب میں زیادہ سے زیادہ ہیں۔ نمونے کے لیئے تبرّکاً چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ عن عثمان قال قال رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ رواہ البخاری

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔

(ف، علماء نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن کے پڑھنے پڑھانے والے خدام کے فضائل میں اور کوئی حدیث بھی نہ آتی تو یہی ایک حدیث کافی تھی۔ اسلیے کہ اس میں حضور انور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلّم نے ان کو سب سے بہتر اور برتر بتایا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی

حضرت ابو عبدالرحمٰن سُلمیؒ بڑے عالم اور جلیل القدر تابعی تھے۔ لوگ ان کے علوم کے محتاج تھے۔ اور ان سے مختلف علوم حاصل کرنے کی تمنّا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنی تو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت سے حجاج کے زمانے تک چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر قرآن شریف ہی پڑھاتے رہے اور جب کوئی پوچھتا تو یہی حدیث روایت کر کے فرماتے تھے کہ مجھے اس حدیث نے یہاں بٹھار کھا ہے۔ بخاری جلد ۱ صہ ۷۵۲ ترمذی جلد ۱ صہ ۱۱۴ عنایات رحمانی جلد ۱ صہ ۱۳

ہے بہتر وہ بشر تم میں یہ فرمانِ رسالت ہے
کہ جس کا مشغلہ اس کی تلاوت ہے اشاعت ہے

۲۔ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے۔ اور لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے

(ف، مقصود یہ ہے کہ صرف الٓمّٓ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ تو جب ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو پورے قرآن پر کس قدر نیکیاں ملیں گی۔ یہ کتنا بڑا نفع ہوا۔

اس حدیث سے دو باتیں سمجھی گئیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن کے الفاظ مطلوب ہیں۔ جس طرح کے قرآن کے معانی مقصود ہیں اس لیئے کہ قرآن مجید کے الفاظ بھی تاثیر وفیض اور ثواب سے خالی نہیں ہیں۔

دوسری بات یہاں سے یہ بھی سمجھی گئی کہ قرآن شریف سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے پڑھے ہر طرح پڑھنے پر ثواب ملتا ہے، اس لیئے کہ ہر حرف پر جو دس نیکیاں ملتی ہیں اسکی مثال بیان فرماتے ہوئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے الٓمّٓ کا ذکر فرمایا ہے جو حروف مقطعات میں سے ہے اور مقطعات کے معنی سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا تو جب ان کے معنیٰ نہ جاننے کے باوجود تیس نیکیاں ملتی ہیں تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے تلاوت پر بہر حال ثواب ملتا ہے، البتہ یہ دوسری بات ہے کہ اگر معنی سمجھ کر تلاوت کی جائے تو زیادہ ثواب ملے گا۔ اور ایک خاص قسم کا سرور اور نشاط بھی ہوگا۔

ملیں گی نیکیاں ہر حرف کے بدلے تلاوت پر
معانی پر، تدبر پر، تفکر پر، اشاعت پر

۳۔ من اراد ان یتکلم مع اللہ فلیقرءُ القران (نہایت القول المفید فی علم التجوید)

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرے۔ تو اس کو چاہیئے کہ قرآن پڑھے۔

(ف، قرآن پڑھنے والے کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کیا عزت اور فخر کی بات ہو سکتی ہے کہ جو قرآن پڑھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے اور اپنے مالکِ حقیقی سے ہمکلام ہونیکا شرف حاصل ہوتا ہے

۴۔ اَفْضَلُ عِبَادَۃِ اُمَّتِیْ قِرَاءَۃُ القرآن (نہایت القول المفید فی علم التجوید)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میری اُمّت کی عبادتوں میں سب سے افضل تلاوتِ قرآن ہے۔

جیساکہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے تمام علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ کوئی عبادت اور کوئی ذکر تلاوتِ قرآن شریف سے زیادہ ثواب نہیں رکھتا۔ فرائض کے بعد سب عبادتوں سے اور تمام اوراد واذکار سے تلاوتِ قرآن شریف ہی سب سے زیادہ افضل اور موجب تقرب خداوندی ہے۔

۵۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم یقول الرّب تبارک وتعالیٰ من شغلہ القران عن ذکری ومسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السّائلین وفضل کلام اللہ علیٰ سائر الکلام کفضل اللہ علیٰ خلقہ (رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی قرآن مجید کے پڑھنے میں مشغول ہو اور دعاء یا کسی دوسرے ذکر کی اسکو فرصت نہ ملے میں اسکو مانگنے والوں سے بھی زیادہ دوں گا۔ اور کلام اللہ کی بزرگی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے خدا کی بزرگی تمام مخلوق پر

۶۔ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم الماھر بالقرآنِ مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاقٌ لہ اجران (رواہ مسلم)

حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ تو ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو میر منشی ہیں اور فرمانبردار ہیں۔ اور جو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور قرآن کا پڑھنا اسکو دشوار ہے۔ اس کے لیئے دوہرا ثواب ہے۔

(ف، اٹکنے والے کو دوہرا اجر اس لیے ملتا ہے کیونکہ یہ قرأت بھی کر رہا ہے اور مجاہدہ بھی کر رہا ہے۔ تو اس کو قرأت کا ثواب الگ ملے گا اور مشقت ومجاہدہ کا ثواب الگ۔ اگر کسی کا قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے تو گھبرا کر چھوڑے نہیں، پڑھتا رہے۔ اور قرآن شریف کا ماہر وہ کہلاتا ہے جس کو یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی خوب ہو یعنی حروف کی ادائیگی مخارج وصفات کے ساتھ عمدہ ہو۔ بلا تکلف مکمل طور پر لطافت وحلاوت کے ساتھ رواں پڑھتا چلا جائے۔ باقی ملائکہ کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ خاص ملائکہ کے ساتھ اس کا اجتماع فرمائے گا

۷۔ عن عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقال لصاحب القران اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند اٰخر اٰیۃ تقرأھا (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن)

صاحب قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن
شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں
پر چڑھتا جا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا
کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔
بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت
پر پہنچے۔ ح
عمل یہ حفظ قرآن کا خدا کے ہاں بڑا ہوگا
کہ ہر آیت یہ حافظ کو، نیا درجہ عطا ہوگا
حافظ ابن حجر عسقلانی رح اور ملا علی قاری رح
نے یہ ثابت کیا ہے کہ صاحب قرآن
سے مراد حافظ قرآن ہے۔
مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن حافظ
قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن کی ایک ایک
آیت پڑھتا جا اور ایک ایک درجہ
پر چڑھتا جا۔ کیونکہ روایات سے معلوم
ہوتا ہے کہ قرآن شریف کی جتنی آیات
ہیں اتنے ہی جنت کے درجات ہیں
ملا علی قاری رح نے فرمایا ہے کہ حدیث
میں وارد ہے کہ قرآن پڑھنے والے
سے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ حق تعالے
شانہٗ کے یہاں کوئی کمی نہیں، کوئی لینے
والا ہو۔ ح

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی، اگر تو کسی قابل ہوتا

۸۔ عن معاذ الجهني قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قرا القران وعمل بما فيه
البس والداه تاجا يوم القيٰمة
ضوءه احسن من ضوء الشمس
فى بيوت الدنيا لو كانت فيكم
فما ظنكم بالذى عمل بهذا۔
(رواه ابو داؤد)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے
اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک
ایسا تاج پہنایا جائیگا جسکی روشنی اس سورج
کی روشنی سے زیادہ ہوگی جو کسی کے گھر میں
اتر آئے، پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص
کے بارے میں جو خود اس پر عامل ہو
یعنی ایسے شخص کو بہت بڑی بڑی نعمتیں
ملیں گی ح

کتاب پاک کا حافظ جو بچوں کو بنائینگے
سنہری تاج کل ان کے سروں پر چمکائینگے

تنبیہ: جو لوگ قران شریف پر عمل نہیں کرتے
اسیطرح جو لوگ قرآن شریف صحیح نہیں پڑھتے
ایسے لوگ اور ایسے لوگوں کے والدین اس
نعمت عظمےٰ سے محروم رہیں گے، کیونکہ
یہ تمام نعمتیں جو قرآن شریف پڑھنے پر ملتی
ہیں اور احادیث میں جن کا ذکر کیا
گیا ہے اس وقت ہیں جبکہ قرآن شریف قواعد
قرأت کے موافق صحیح پڑھا جائے۔ اور
اس پر عمل کیا جائے۔ فقہا نے وضاحت
کے ساتھ اس کی تاکید کی ہے۔ لہذا ایسے
لوگوں کو ان دونوں باتوں کا اہتمام ہونا
چاہیئے۔

۹۔ عن على ابن ابى طالب قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قرأ القران فاستظهره
فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله
الله به الجنة وشفعه فى عشرة
من اهل بيته كلهم قد وجبت
له النار۔ (رواه احمد والترمذى)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو
حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا
اور حرام کو حرام، تو حق تعالیٰ شانہٗ اس
کو اسکی بدولت جنت میں داخل فرمائیں
گے اور اس کے گھر والوں میں سے
دس آدمیوں کے حق میں اس کی سفارش
قبول فرمائیں گے۔ جن کے لیئے جہنم
واجب ہو چکی ہوگی۔

(ف، قرآن پڑھنے والے حافظ کے لیئے
یہ کتنا بڑا اعزاز ہوگا کہ وہ اپنے ایسے
دس رشتہ داروں کے لیئے خدا تعالےٰ
سے مغفرت کی سفارش کرلیگا جو
مستحق دوزخ ہو چکے ہوں گے۔ آج
دنیا میں بادشاہ جس کے رحم کی اپیل
رد کر دے پھر اس شخص کو سزا اور
پھانسی سے نہیں بچا سکتا۔ لیکن آخرت
میں حافظ کو یہ اعزاز عطا ہوگا کہ یہ
اپنے ایسے دس عزیزوں کو جن کے لیئے
جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہوگا خدا تعالیٰ سے
سفارش کر کے ان کی مغفرت کرائیگا۔
یہ مقام حافظ کو قرآن کی بدولت حاصل
ہوگا۔ ح

صلہ اس کی تلاوت کا حفاظت کا اشاعت کا
ملے گا اذن حافظ کو قیامت میں شفاعت کا
کراؤ حفظ بچوں کو اگر یہ مرتبہ چاہو!
اسی اعزاز و عظمت سے سر محشر جزا پاؤ!

یہ چند حدیثیں بطور نمونہ مشتے از خروارے
ہیں۔ ورنہ دراصل قرآن کے فضائل میں
فوائد میں، برکات میں انعامات میں
احادیث بے شمار ہیں۔ حق تعالےٰ شانہٗ
اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت کاملہ
کے صدقے میں ہم سب مسلمانوں کو اس
اپنی مقدس کتاب سے فیضیاب فرمائے۔
اسکی تلاوت کی ہمیں توفیق عطا فرمائے
ہمارے اعمال وافعال کو اس کے
موافق کرے اور قیامت کے دن اس
کو ہمارا شفیع بنائے۔ اور قرآن
پڑھنے کے صدقے میں ہمیں بھی بخش دے
آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وسلم واصحابہ اجمعین۔

بقیہ : مجلس ذکر

کہ آج صحابہ علیہم الرضوان کے
متعلق عجیب و غریب قسم کی
بے اعتدالیاں ہو رہی ہیں۔ احتیاط
کا دامن تھام کر رہنا چاہیے،
اور صحابہ کرام کی عظمت و محبت
سے اپنے دل کو سرشار رکھنا
چاہیئے کہ اس کے بغیر ایمان کی
گاڑی چل نہیں سکتی۔
اللہ تعالےٰ صحابہؓ رسولؐ کی
محبت سے سرشار فرمائے۔ آمین۔

ماہانہ مجلس ذکر

حسب سابق انشاء اللہ تعالےٰ
یکم نومبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار بعد نماز
مغرب خضراء مسجد سمن آباد میں
مجلس ذکر منعقد ہوگی۔ ذکر حضرت
مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم
کرائیں گے۔ دعوتِ عام ہے۔

مریض کو شفا اللہ تعالیٰ دیتا ہے

محمد شفیع عمر الدین (میرپور خاص سندھ)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رح نے فرمایا ہے کہ: حضرت سیدنا جنید بغدادی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ: میں دنیا کے مصائب اور تکالیف سے کبھی بھی مکدر خاطر نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ "دنیا مصائب کا گھر ہے"۔ اور یہی اس کی اصلیت و حقیقت ہے پس جو تکلیف و مصیبت آتی ہے، اس کو اصل خیال کرتا ہوں، اور جو راحت و آسائش حاصل ہوتی ہے اس کو "خلافِ اصل" و "خدا تعالیٰ کی رحمت" سمجھتا ہوں۔ اور شکر بجا لاتا ہوں۔

قطب ربانی شیخ احمد رفاعی قدس سرہ کا قول ہے کہ اگر خلقت کے دو حصّے کیے جائیں، ایک تو میرے دائیں طرف خوشبوؤں کی دھونی سلگائے اور دوسرا میرے بائیں طرف قینچیوں سے میرا گوشت کاٹے تو اس سے مجھے کوئی تکلیف نہ ہوگی اور اس سے کچھ آرام نہ ہوگا۔ یہ نکتہ یاد رکھو۔ اور ان کے طریق پر چلو، اگر ان سے ملنا چاہتے ہو (انوار القدسیہ ص١٠٩)۔

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

١۔ اے خجستہ رنج و بیماری و تپ
اے مبارک درد و بیداریٔ شب

٢۔ مرا در پیری از لطف و کرم
حق چنیں رنجور پیشے داد و سقم

٣۔ درد پشتم داد تامن زخواب
برجہم ہر نیم شب را بد شتاب

٤۔ تا نخسپم جملہ شب چوں گاومیش
دردہا بخشید حق از لطف خویش

مثنوی دفتر دوم ص٢٤٧-٢٤٨

یعنی ١۔ تکلیف، بیماری اور بخار میرے لیے مبارک اور اچھے ہیں۔ درد اور تکلیف کی وجہ سے رات کو جاگنا بھی میرے لیے مُبارک ہے۔

٢۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بڑھاپے میں اپنے لطف و کرم سے اس طرح کی بیماری و تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔

٣۔ اور پیٹھ کا درد بھی دیا ہے، تا کہ میں آدھی رات کو عبادت و طاعات کے لیے ضرور اٹھوں۔

٤۔ اور ساری رات گائے اور بھیڑ کی طرح سوتا نہ رہوں۔ ایسے اللہ تعالےٰ نے درد دل اور تکلیفوں میں مبتلا کیا ہے

لہٰذا حضرت سیدنا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ۔ جسمانی آلام و مصائب میں جو خوش و خرّم زندگی بسر کریں ؎

از پئے عیش و عشرت ساختن
صد ہزاراں جان باید باختن

یعنی آخرت کی دائمی زندگی کا عیش و عشرت حاصل کرنے کے لیے یہ تو ایک جان ہے جو مصائب و تکلیفوں میں مبتلا ہے

اگر ایسی لاکھوں جانیں بھی ہوں تو بھی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ اور مصائب کو مردانہ وار منہ دے کر آخرت کا عیش و آرام حاصل کرنا چاہیئے۔

جب بخوبی غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اگر دنیا میں مرض اور الم اور مصیبتیں نہ ہوتیں تو انسان کی ایک جَو کے دانے جتنی بھی قدر و قیمت نہ ہوتی۔ اس کے گناہوں، کی ظلمتوں اور تاریکیوں کو اسے پیش آنے والے واقعات اور حادثات دُور کر دیتے ہیں۔ حادثوں کی کڑواہٹ، دوا کی کڑواہٹ کی طرح فائدہ مند ہے۔ جس سے مرض دور کرتے ہیں (از مکتوب ٦٤، دفتر اوّل)

نیز آپ نصیحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بلا پر صبر کریں، اور اس کی قضا پر راضی رہیں۔ اور اس کی اطاعت پر ثابت قدم رہیں۔ اور اس کی معصیت سے بچیں۔ (از مکتوب ١٩۔ دفتر سوم)

لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ مصائب کے ایام میں ہر وقت رجوع الی اللہ رہے اور اسکے عفو و عافیت کی دعائیں نہایت تضرع و زاری سے مانگتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ (حزب الاعظم ملا علی قاری)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہر بلا سے عافیت

مولانا محمد عرفان، کراچی

مُحرّمُ الحرام کے مسائل

اسلامی سال کی تاریخ کا بیان

اسلام نے سال کا شمار قمری حساب پر رکھا ہے۔ اسلام چونکہ فطری مذہب ہے۔ اسی لیے تاریخ کے معاملہ میں بھی فطرت کا لحاظ رکھا۔ تاکہ کسی جاہل سے جاہل آدمی کو بھی اس کے سمجھنے یعنی تاریخ کا حساب لگانے میں کوئی دقت اور پریشانی نہ ہو۔ ویسے تو تاریخ اور سن کا رواج دنیا کی قوموں میں ہمیشہ سے چلا آتا ہے مگر مسلمانوں کے سال کی اہمیت یہ ہے کہ وہ جس سے شروع کیا گیا ہے اسی صورت پر آج تک برابر چلا آرہا ہے، اس میں نہ کوئی کمی کر سکتا ہے اور نہ کوئی زیادتی یہ سال قمری اور ہجری کہلاتا ہے۔ قمری تو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا تعلق چاند سے ہے اور ہجری اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ابتدا واقعہ ہجرت سے کی گئی ہے۔ جس کی مختصر تاریخ یوں ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عراق کے گورنر تھے انہوں نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں خط لکھا کہ آپکی طرف سے ہمیں جو احکامات اور ہدایتیں ملتی ہیں بعض دفعہ ان پر عمل کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے دشواری پر غور کرنے کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور بغرض مشورہ اس مسئلہ کو ان کے سامنے رکھا کہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے متفقہ رائے دی کہ ہمارا اسلامی سال ہونا ضروری ہے اور اس کی ابتدا تاریخ اسلام کے عظیم الشان اور اہم واقعۂ ہجرت سے ہونی چاہیئے اس تجویز کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں واقعہ ہجرت کے اٹھارہ سال بعد باقاعدہ طور پر ہجری سن جاری فرمایا اس کی ابتدا محرم کے مہینہ سے ہوتی ہے۔

اسلامی سال کے بارہ مہینوں کے نام یہ ہیں

محرم[١]: صفر[٢]: ربیع الاوّل[٣]: ربیع الثانی[٤]
جمادی الاوّل[٥]: جمادی الثانی[٦]: رجب[٧]
شعبان[٨]: رمضان المبارک[٩]: شوال[١٠]
ذی قعدہ[١١]۔ ذی الحج[١٢]

محرم الحرام کی فضیلت

یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، چونکہ مہینے میں جنگ اور جہاد کی ممانعت ہے اس لیے اسکو محرم کہتے ہیں۔ یعنی اپنی طرف سے جنگ اور جہاد میں پہل نہ کریں۔ ورنہ اگر دشمن اسلام خود پہل کریں تو پھر مقابلہ فرض ہو جاتا ہے۔ اس مہینے میں بڑے بڑے تاریخی اور اہم واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ عزت اور فضیلت کا مہینہ ہے، ویسے تو پورے ماہ کی فضیلت ہے، مگر خاص طور پر عاشورہ یعنی دسویں محرم کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

عاشورہ کے دن کی فضیلت

عاشورہ کے دن کی فضیلت اسلام سے پہلے ہی چلی آرہی ہے۔ مثال کے طور پر:

١۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

٢۔ اس دن آسمان، زمین، چاند، سورج اور ستارے پیدا کیئے گئے۔

٣۔ اسی دن جنت کو بنایا گیا۔

٤۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آپکو نمرود کی آگ سے نجات ہوئی۔

٥۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی فرعون کی غلامی سے آزاد ہوئے اور فرعون اور اس کے ساتھی دریائے نیل میں غرق ہوئے

۶۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پہاڑ پر ٹھہری۔

۷۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ملکِ عظیم عطا فرمایا۔

۸۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات حاصل کی

۹۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کو آنکھوں کا نور دوبارہ لوٹایا گیا۔

۱۰۔ اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کنعان کے کنوئیں سے نکالے گئے۔

۱۱۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام نے مہلک مرض سے شفا پائی۔

۱۲۔ اسی دن حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن وہ آسمان پر اٹھائے گئے۔

۱۳۔ اسی دن آسمان سے زمین پر پہلی بارش ہوئی۔

۱۴۔ اور اسی دن قیامت بھی آئے گی۔

فضائلِ محرم اور عاشورہ سے متعلق چند حدیثیں

۱۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب روزوں سے افضل (روزہ) رمضان کے روزے کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کا ہے۔

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ تعالےٰ کی ذات سے امید کرتا ہوں کہ عاشورہ کے دن کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ (یعنی صغیرہ گناہوں کا)

۳۔ روزہ رکھو عاشورہ کا اور مخالفت کرو اس میں یہود کی، وہ اس طرح کہ روزہ رکھو عاشورہ سے ایک دن پہلے کا یا ایک دن بعد کا۔ یعنی صرف ایک دن کا روزہ نہ رکھو۔ بلکہ اس کے ساتھ ایک روزہ پہلے یا بعد میں اور رکھو۔

۴۔ رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد یہ روزہ اختیاری دمستحب رہ گیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہ کیسا روزہ رکھتے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس دن موسٰے علیہ السلام اور بنی اسرائیل نے دشمن دفرعون اور اس کے لشکر) سے نجات پائی تھی۔ اسی لیے موسٰی علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا تو ہم لوگ بھی وہی یادگار مناتے ہیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم سے زیادہ تو حضرت موسٰی علیہ السلام کے اتباع کے ہم حقدار ہیں۔

۵۔ ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:۔

یعنی موسٰی علیہ السلام نے اس دن شکریہ کا روزہ رکھا۔ اور ہم اس دن تعظیماً روزہ رکھیں گے۔ مگر چونکہ اس روزہ میں یہود سے مشابہت کا اندیشہ تھا۔ اس لیے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اگر آنیوالے سال زندہ رہا تو میں نو تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا تا کہ یہود کی مخالفت ہوجائے۔ لیکن اس کے بعد آپ محرم تک زندہ نہ رہے پھر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اور آج تک تمام بزرگوں نے دو روزے رکھے ہیں۔ یا نویں دسویں یا دسویں گیارہویں محرم کو۔ اب ہمارے لیئے بھی یہی حکم ہے کہ عاشورہ کے روز کے ساتھ نویں یا گیارہویں کا روزہ ملا لیں۔ اگر کوئی نہ بھی رکھے تو کوئی گناہ نہیں ہے مگر رکھے تو دو روزے رکھے۔ کیونکہ ایک روزہ مکروہ ہے۔

محرم کے مہینہ میں دو کام کرنے کا حکم ہے

۱۔ دو روزے رکھنے کا حکم۔

۲۔ اگر طاقت ہو تو دس تاریخ کو کھانے میں فراخی کرنا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص اپنے اہل وعیال پر عاشورہ کے دن وسعت کرے گا۔ تمام سال اس کے یہاں برکت رہے گی۔ اس برکت کا بزرگان دین نے تجربہ کیا ہے جو صاحب اس کا تجربہ کرنا چاہیں کر کے دیکھ لیں۔

محرم الحرام کی فضیلت نہ صرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ہے۔ بلکہ اس دن کی حرمت وفضیلت تو روز ازل سے ہی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر بین کرنا، ماتم کرنا، رونا پیٹنا حرام قرار دیا ہے۔ جس کا ثبوت اہلسنت والجماعت واہلِ تشیع حضرات کی معتبر کتب میں موجود ہے

(باقی ۲۶ پر)

شب و روز

مرتب: ظہیر میر

۱۳ر ستمبر مطابق ۱۳ر ذلیقعد بروز اتوار آج دن کے دو بجے دیوبند سے معزز مہمان گرامی کی تشریف آوری تھی لاہور سٹیشن پر جناب میاں محمد اجمل قادری صاحب، میاں محمد ابراہیم صاحب اور میاں حبیب اللہ صاحب استقبال کیلئے حاضر تھے۔ اِن معزز مہمانوں میں دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم اور حضرت شیخ الہند کے نواسے حضرت مولانا محمد عثمان صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا وحیدالدین قاسمی صاحب ایڈیٹر دیوبند ٹائمز اور حضرت مولانا اعجاز احمد قاسمی صاحب نائب مُدیر دیوبند ٹائمز شامل تھے۔ مہمانانِ گرامی قدر سٹیشن سے سیدھا جامعہ مدنیہ تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ میاں اجمل قادری صاحب اپنی گاڑی میں انہیں جامعہ مدنیہ چھوڑنے گئے۔ اسی دن بعد نماز عصر مہمانان گرامی حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے چائے اور پھر کھانے کے دوران سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ اس ملاقات میں شیرانوالہ گیٹ سے جناب محترم عبدالحمید بٹ صاحب حضرت مولانا حمیدالرحمٰن عباسی صاحب حضرت مولانا قاری غلام فرید صاحب اور حکیم محمد احمد صاحب نے بھی شرکت کی۔

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب دامت برکاتہم نے دارالعلوم اور مقامی باشندگان کی خلوص قلب سے گوناں گوں اور ہمہ جہتی انداز سے جو خدمات انجام دی ہیں اس لحاظ سے ان کا وجود نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ مولانا محمد عثمان صاحب دیوبند کے مشہور زمیندار گھرانے کے چشم وچراغ جناب مولوی محمد حنیف ہیڈ مولوی گورنمنٹ سکول کے صاحبزادے ہیں۔ مولانا عثمان صاحب کی والدہ ماجدہ اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رح کی سب سے بڑی صاحبزادی اُمّ ہانی تھیں۔ آپ کی والدہ محترمہ بچپن مِیں ہی فوت ہوگئیں۔ اس لیئے تربیت اور پرورش کے فرائض نانی جان نے ادا کیئے۔ اِس طرح آپ براہِ راست حضرت شیخ الہند رح کی شفقت کے سائے میں پروان چڑھے۔

حضرت شیخ الہند رح اور حضرت لاہوری رح کے تعلقات شروع سے ہی انتہائی گہرے ہیں۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رح جن دنوں زیر تعلیم تھے ان کا کھانا حضرت شیخ الہند کے گھر سے آتا تھا۔ اور لباس حضرت شیخ الہند اپنا مستعمل دو ایک بار استعمال کر کے مولانا سندھی کو عنایت فرما دیتے تھے۔ مولانا سندھی کی صاحبزادی سے حضرت لاہوری کا عقد حضرت شیخ الہند رح کے مشورہ سے ہوا تھا۔ ایک برس بعد جب مرحومہ کا انتقال ہوگیا تو مولانا ابو محمد احمد رح لاہوری کی صاحبزادی سے حضرت لاہوری کی دوسری شادی حضرت شیخ الہند کے ارشاد کے بموجب عمل میں آئی۔ بلکہ دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں خطبۂ نکاح خود حضرت شیخ الہند رح نے پڑھایا تھا۔ جنگ عظیم شروع ہوتے ہی حضرت شیخ الہند نے خود حجاز مقدس جانے اور مولانا سندھی کو کابل بھیجنے کا فیصلہ فرمایا تو نظارت المعارف القرآنیہ دہلی میں مولانا سندھی کی جگہ حضرت لاہوری کا تقرر حضرت شیخ الہند کے حکم سے ہی ہوا تھا۔ اور یہ تعلقات جب سے اب تک بدستور قائم ہیں۔ یہ انہی تعلقات کا ثمرہ ہے کہ حضرت مولانا عثمان صاحب کا خصوصی تعلق حضرت اقدس سے قائم ہے، آج بھی دونوں خانوادے ہر اعتبار سے ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں بزرگوں نے تمام اہم مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیالات فرمایا ہے اور ایک دوسرے کو خصوصی دعاؤں سے نوازا ہے۔

مولانا عثمان صاحب کھلی ڈھلی طبیعت کے مالک ہیں۔ وہ ایک کھلی کتاب ہیں بڑی بے تکلفی، سادگی اور دوستانہ ماحول میں ہر بات کا جواب دیتے ہیں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی مولانا عثمان کو اپنے خصوصی معتمد اور

قابل ترین شاگردوں میں شمار کرتے تھے۔

چنانچہ ۵۲ء میں دیوبند میونسپل بورڈ کے انتخاب کے سلسلے میں حضرت مدنیؒ نے پہلے شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ سے استخارہ کرایا۔ اور اُن کی رائے کے بعد مولانا صاحب کے انکار کے باوجود اصرار کرکے کھڑا کر دیا۔ اور آپ مسلسل ۳۵ سال تک اکثر بلا مقابلہ اور کبھی بھاری اکثریت سے چیئرمین منتخب ہوتے رہے۔ اپنے دورِ اقتدار میں دیوبند کی اتنی خدمت کی کہ عوام کے دلوں کی دھڑکن بن گئے۔ ۱۹۷۷ء میں جنتا انقلاب کے نتیجے میں آپکو اور وسیع خدمات کا موقع ملا۔ اور آپ اتر پردیش اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ صدرِ جمہوریہ مسٹر فخر الدین علی احمد مرحوم، وزیر اعظم چرن سنگھ اور حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب ایسے دانشوروں نے آپ کی خدمات کی تحسین کی۔ آپ بغیر لگی لپٹی کے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ ان ملاقاتوں میں [illegible] سے موضوعات پر آپ نے کھل کر باتیں کیں۔

معزز مہمان رات کا کھانا کھانے کے [illegible] واپس جامعہ مدنیہ تشریف لے گئے۔ [illegible] دن فیصل آباد، گوجرانوالہ سے ہوتے ہوئے آپ حضرت شیخ الہند کے [illegible] اور رفیق زنداں حضرت عزیز [illegible] صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو ملنے کے لیے سخاکوٹ پشاور تشریف لے گئے، وہاں ۲۶ر ستمبر تک قیام رہا، واپسی پر [illegible] ستمبر کو لاہور پہنچے اور تقریباً تین دن تک مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ میں قیام فرمایا۔ اس دوران حضرت اقدس مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

۳۰ر ستمبر کی شب کو حضرت اقدس نے الوداعی ملاقات میں معزز مہمان کو اپنی طرف سے قرآنِ عزیز، مکتبہ خدام الدین کی مختلف کتابیں اور دیگر تحائف پیش کیے۔ ایسے ہی گرامی قدر مہمانوں نے دیوبند سے تشریف آوری کے وقت قیمتی تحائف حضرت کو پیش کیے تھے۔ معزز مہمانان ۲ر اکتوبر کو دیوبند کے لیے روانہ ہو گئے۔

۱۷، ۱۸، ۱۹ر ستمبر کو رائیونڈ میں تبلیغی جماعت کا مرکزی اجتماع منعقد ہوا۔ دور دراز سے رائیونڈ جاتے اور آتے ہوئے اکثر حضرات شیرانوالہ کی جامع مسجد میں تشریف لائے۔ یہاں حسبِ سابق لنگر کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا تھا۔ حضرتِ اقدس لوگوں کو ملنے کیلئے مسلسل تشریف لاتے رہے۔ اور اپنے اِرشاداتِ عالیہ سے بھی نوازتے رہے۔ حضرت اقدس علالت کے باعث امسال رائیونڈ تشریف نہیں لے جا سکے۔ البتہ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب سے لاہور آمد کے وقت ہوائی اڈے پر زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔ واپسی اجتماع پر حضرت جی مولانا انعام الحسن دامت برکاتہم کے خصوصی سیکرٹری حضرت اقدس سے ملنے کے لیے تشریف لائے۔ ان کے ساتھ میاں صادق صاحب بھی تھے۔ انہوں نے حضرت جی مولانا انعام الحسن کا پیغام حضرت اقدس کو پہنچایا۔ اور بھارت کی تازہ ترین سیاسی صورتِ حال سے بھی حضرت کو آگاہ کیا۔ اور نہایت قیمتی عطر پیش کیا

صاحبزادہ میاں محمد اجمل قادری صاحب یکم اکتوبر کو تبلیغی دورے کے سلسلے میں جھنگ تشریف لے گئے۔ راقم الحروف بھی اس دورے میں ان کے ساتھ تھا پروگرام پہلے سے طے شدہ تھا۔ اسلیئے اہالیانِ جھنگ نے بڑے معروف پروگرام رکھے ہوئے تھے۔

روانگی یکم اکتوبر کو بذریعہ ویگن لاہور سے ہوئی۔ جھنگ سے مولانا فاروقی صاحب میاں صاحب کو لینے کے لیئے خود تشریف لائے تھے۔ تقریباً ۴ بجے شام جھنگ پہنچے بعد نماز عصر جھنگ صدر میں ایک عظیم الشان عصرانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس عصرانے میں معززینِ شہر، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء علماء غرضیکہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معزز حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مفتی اعظم جھنگ حضرت مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب دامت برکاتہم نے استقبالیہ خطاب کے دوران جناب میاں صاحب کی آمد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اہالیان جھنگ کی طرف سے مکمل اور بھرپور حمایت کا یقین دلایا۔

عصرانے سے خطاب کرتے ہوئے جناب میاں محمد اجمل قادری صاحب نے کہا کہ ہمیں آج کے فتنہ و فساد اور لادینیت کے زمانے میں باہمی اتفاق و یگانگت سے کام کرنا چاہیئے، انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں دو قسم کے لوگ اپنے مذموم مقاصد کے لیئے کام

کر رہے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو اسلام کا نام لیکر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسرا گروہ ملک کی سلامتی سے کھیلتے ہوئے اپنے ناپاک عزائم کو پروان چڑھانا چاہتا ہے میاں صاحب نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں گھسے ہوئے ان عناصر کو پہچانیں اور علماء حق کی اقتداء میں مکمل یکجہتی سے کام کریں۔

نماز مغرب کے بعد جامع مسجد شیریں جھنگ شہر میں میاں صاحب نے مجلسِ ذکر سے مفصّل خطاب فرمایا۔ شہر کے دور دراز علاقوں سے لوگ کثیر تعداد میں آئے تھے۔

جناب میاں صاحب نے ذکر سے پہلے ذکر کی اہمیت اور طریقۂ کار پر روشنی ڈالی۔ مجلسِ ذکر کے بعد آپ نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہر چیز کے مانجھنے اور صاف کرنے کے لیئے کوئی نہ کوئی چیز موجود ہوتی ہے۔ دلوں کو مانجھنے اور صاف کرنے کے لیئے اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ موجودہ مشکلات کے زمانے میں ہمیں امن اور سکون نصیب ہو۔ تو اپنے دلوں کو ذکر اللہ کی کثرت سے آباد رکھیں، اللہ کے ذکر کے سوا دنیا میں کوئی چیز سکون بخشنے والی نہیں ہے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ کہ اللہ ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے

رات نماز عشا کے بعد جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے جناب میاں محمد اجمل صاحب نے لوگوں پر زور دیا کہ باطل طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لیئے متحد ہو جائیں۔ آپنے فرمایا کہ اگر آج بھی ہم میں غیرتِ ایمانی پیدا ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم باطل قوتوں کو پاش پاش کر کے نہ رکھ دیں۔

۲ر اکتوبر کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں مدرسہ جامعہ عثمانیہ میں ایک عظیم الشان سالانہ جلسہ کی صدارت جناب میاں محمد اجمل قادری صاحب نے کی۔ اِس نشست سے علامہ عبد الستار تونسوی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبا کو جناب میاں اجمل قادری صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے دستارِ فضیلت عطا کیں۔ اور اپنی جیبِ خاص سے طلباء کو نقدی بھی عطا کی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے میاں اجمل قادری صاحب نے کہا کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں انقلاب لانا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی۔ جو قوم دینی حالت کو خود بدلنے کا عزم نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آج ہم اپنی انفرادی زندگیوں کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھال لیں۔ تو آج بھی دنیا کی کامیابی ہمارے قدم چومنے کو تیار ہے انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ قال کی بجائے حال اور تقریروں سے زیادہ توجہ اور وقت اپنے اعمال کو بہتر بنانے پر صرف کریں۔ جلسے سے خطاب کرنے کے بعد واپس سیدھا جھنگ پہنچے۔ اس سفر میں راقم الحروف کے علاوہ جھنگ سے جناب محمد اقبال خان شیروانی اور جناب منیر شیریں بھی ساتھ تھے۔ اور ان دونوں ساتھیوں نے تو خدمت کا حق ادا کر دیا جھنگ میں قیام کے دوران یہ ساتھی مسلسل خدمت میں لگے رہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے

۲ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب جامع مسجد طہٰ جھنگ صدر میں میاں اجمل قادری صاحب نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اِس مسجد کے خطیب جناب محترم مولانا محمد اقبال شیروانی ہیں انہوں نے مجلس ذکر کے لیئے باقاعدہ اشتہار چھپوائے تھے۔ اس لیئے اس اجتماع خیر و برکت میں بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، میاں صاحب نے مجلسِ ذکر کرائی اور بعد میں خطاب فرماتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ اگر آپ اپنی زندگیوں کو صحیح راستے پر لانا چاہتے ہیں تو کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیجیئے۔

میاں صاحب نے فرمایا کہ بغیر عقیدت ادب اور اطاعت کے مرشد سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ انہوں نے فرمایا اگر ہم ذکر اللہ کی کثرت سے اپنے دلوں اور اپنے گھروں کو آباد کریں۔ تو تمام پریشانیوں اور مشکلات سے چھٹکارا

حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۔رات بعد نماز عشاء بستی نور پور جھنگ میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام سے جناب میاں محمد اجمل قادری صاحب نے خطاب فرمایا۔ جلسۂ عام خطاب کرتے ہوئے جناب میاں صاحب نے سورۃ کوثر کی تشریح بیان کی۔ اور بتایا کہ کوثر عالم مثال میں دراصل قرآن کی ہی مجسم صورت ہوگی۔ انہوں نے فرمایا جو لوگ یہاں دنیا میں اپنی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق گذار کر جائیں گے انہیں یقیناً حوضِ کوثر سے سیرابی نصیب ہوگی، انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنی انفرادی زندگی میں انقلاب پیدا کریں۔ کیونکہ اپنی اصلاح کے بغیر معاشرے کی اصلاح ممکن نہیں ہے۔ ۶ رات جلسے سے خطاب کے بعد سیدھا جھنگ سے لاہور واپسی ہوئی۔ جھنگ میں قیام کے دوران جن ساتھیوں نے خصوصاً دن رات ایک کرکے خدمت کا حق ادا کردیا ان میں جناب امام قادری صاحب، جناب مولانا رفیق صاحب، جناب حضرت مولانا یٰسین صاحب، جناب جمیل صاحب، جناب قاسم صاحب، جناب چیئرمین صاحب، جناب فضل الرحمٰن جوئیہ صاحب، جناب اقبال شیروانی صاحب، جناب غیر شیریں صاحب، اور محترم حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب مدظلہم کے نام شامل ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے ساتھیوں نے خدمت کا فریضہ انجام دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اپنے خصوصی فضل وکرم سے سرفراز فرمائے۔ دینی اور دنیا کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ اور ہر قسم کی پریشانیوں اور دکھوں سے نجات دے آمین

۳۰ ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب ریلوے ہیڈ کوارٹر میں جناب اے آر بیگ صاحب کی قیام گاہ پر مجلس ذکر منعقد ہوئی، بیگ صاحب مختلف اوقات میں ریلوے اور بعض دیگر محکمہ جات کے آفیسرز، عزیزوں اور تبلیغی دوستوں اور کچھ اللہ والوں کو جمع کرکے بڑے ذوق وشوق سے حلقۂ ذکر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ جلّ ذکرہٗ کے پاک نام سے سب نے اپنے دلوں، دماغوں کو مستنیر ومعطر کیا۔ بعد نماز عشاء ملک وملت اور عالمِ اسلام کو درپیش خطرات سے نجات کے لیے بڑے الحاح سے دعا پر اختتام ہوا۔

یکم اکتوبر کو نوچندی جمعرات تھی۔ حسب معمول نوچندی جمعرات کو لوگ دور دراز سے کثیر تعداد میں مجلس ذکر میں حاضر ہوتے ہیں۔ نوچندی جمعرات کو بعد مجلسِ ذکر آیتِ کریمہ پڑھی جاتی ہے۔ اس دفعہ بھی مختلف شہروں سے لوگ بہت بڑی تعداد میں تشریف لائے۔ جناب محترم چوہدری نبی احمد صاحب جو عرصہ دراز سے سعودی عرب میں قیام پذیر ہیں۔ اور موصوف کا حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہاجر مکیؒ سے کچھ ایسا روحانی تعلق قائم تھا۔ جس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ آج کل زیر علاج ہیں۔ شافیٔ مطلق انہیں کامل شفاء سے نوازے وہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے حضرتِ اقدس نے انہیں خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ اسکے علاوہ پنڈی، گجرات جہلم، ملتان کراچی وغیرہ دوسرے شہروں سے بھی بہت سے متعلقین حضرات نے حضرتِ اقدس سے اپنے مسائل بیان کیے۔ اور ہدایات لیں۔ کچھ رات کو بعض جمعہ کی نماز کے بعد واپس چلے گئے۔

یکم اکتوبر کو محلہ فاروق گنج میں حضرت اقدس حافظ عبدالقدوس صاحب کے والدِ گرامی کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ مرحوم حاجی صاحب بڑے نیک سیرت اور صالح بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں درجاتِ عالیہ سے سرفراز فرمائیں۔ آمین

۲ اکتوبر کو حضرتِ اقدس دامت برکاتہم نے حسب معمول نماز جمعہ پڑھائی۔ اور جمعہ کی نماز کے بعد لوگوں کے مسائل: سنے اور ہدایات دیں۔

اطلاع گمشدگی

میرا لڑکا حافظ عبدالمتین یکم جولائی ۱۹۸۱ء مسجد پڑھنے گیا لیکن واپس نہیں آیا وہ خود پڑھے تو گھر آجائے اور اگر کسی کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ مناسب خرچ اور نقد انعام شکریہ کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

حاجی محمد رفیق
مسجد مقدس، بازار سید نگری، گوجرانوالہ

تعارف وتبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں آنا ضروری ہیں۔ (مدیر)

حفاظتِ زبان

قاری محمد عبدالکریم میلسوی اس سے قبل کئی اہم موضوعات پر قیمتی رسائل مرتب کر چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب ان کی کاوش کا ثمرہ ہے۔ جو ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ حضور علیہ السلام نے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی ہے لیکن بدقسمتی سے آج سب سے زیادہ بے احتیاطی زبان ہی کے معاملہ میں سرزد ہوتی ہے۔ اور اچھے اچھے اہلِ علم اور دیندار لوگ بسا اوقات شعوری یا غیر شعوری طور پر ان خرابیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے) موصوف نے اسی جذبہ سے یہ کتاب مرتب کی ہے اور ملک کے جید اور نامور علماء نے اس پر اپنی قیمتی آراء ثبت کی ہیں جو کتاب کے مضامین کی صحت کی دلیل ہیں۔ ہم اس محنت شاقہ پر قاری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا گو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے اچھے کام کرنے کے لئے مزید ہمت دے۔ کتاب ۱۶/- روپے میں ادارہ کریمیہ تعلیم القرآن اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور سے دستیاب ہے۔

مبشر الواعظین

مولانا مبشر احمد صاحب ایک باصلاحیت نوجوان عالم ہیں جنہوں نے ۱۲۰ صفحات کا یہ بیش رسالہ مرتب کیا ہے۔ اس میں واقعہ معراج بکمال وتمام تفصیلات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص وکامل بندے محمد عربی علیہ السلام کو اپنی قدرت کے جو نشانات دکھائے ان کو موصوف نے بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس واقعہ کے ضمن میں جدید اذہان میں جو اعتراضات اور شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں ان کے قابل قدر جواب دئے ہیں ایک نوجوان عالم کی یہ محنت ہر لحاظ سے قابل قدر اور ان کے بہتر مستقبل کی غماز ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لئے انہیں مزید ہمت دے چھ روپے میں ادارہ کریمیہ تعلیم القرآن شیرانوالہ گیٹ لاہور سے رسالہ دستیاب ہے۔

صلاۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم

جناب حکیم نور احمد یزدانی کی یہ کتاب ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۲۲۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے اسلامی دارالاشاعت گرودھی غوث حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے۔ اس میں نماز کا مسنون طریقہ بڑے خوبصورت طریقہ سے ذکر کیا گیا ہے اور ایک ایک مسئلہ کو قرآن وسنت اور اجماع وقیاس کے دلائل اربعہ سے واضح کیا گیا ہے ـــــ موصوف کی اس کتاب میں خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ملّتِ اسلامیہ کے عظیم مقتدار اور دین محمدی کے ایک عظیم المرتبت قائد وفقیہ حضرت الامام السید ابوحنیفہ قدس سرہٗ کے مسلک وذوق کی رعایت فرمائی ہے اور جو لوگ حضرت الامام جیسے عظیم امام کے مسلک دینی کے خلاف ژاژ خائی کرتے ہیں ان کو جو آئینہ دکھایا ہے وہ حکیم صاحب کا ہی حصہ ہے۔ پندرہ روپے میں یہ کتاب حاصل کریں۔ اپنے موضوع پر خوب چیز ہے۔

حدِ رجم کی شرعی حیثیت

جناب حافظ صلاح الدین صاحب یوسف جو ایک منجھے ہوئے صاحب قلم ہیں نے حدِ رجم کی شرعی حیثیت اور اس کے متعلق پھیلائے جانے والے شبہات و مغالطات پر یہ رسالہ سپرد قلم کیا ہے، جسے دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ ۵۰/۷ روپے میں یہ رسالہ دستیاب ہے۔ حافظ صاحب نے ماشاء اللہ خوب محنت سے ایک قیمتی مقالہ تیار کیا ہے۔ جس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف و ناشر کو بہترین جزا دے۔

نماز کی کتاب

حضرت مولانا محمد عبدالحلیم صاحب قاسمی بانی و مہتمم جامعہ حنفیہ قاسمیہ گلبرگ منی مارکیٹ لاہور کی مرتب کردہ یہ کتاب ۲۷ بار چھپ چکی ہے۔ جو اس کتاب کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے۔ مولانا المحترم نے نماز سے متعلق تمام ضروری مسائل و احکامات بڑی تحقیق سے ذکر کئے ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ اس کا انہیں بہترین صلہ دے۔ دس روپے میں یہ کتاب دستیاب ہے ہم مخیر حضرات سے اس کتاب کی اشاعت کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنے کی [اپیل کرتے ہیں]

جڑی بوٹیوں سے علاج

محترم جناب حکیم نور احمد صاحب لاہور کے قدیم اور معروف طبیب ہیں انہوں نے علاج معالجہ کے میدان میں جو قابل قدر کارنامے سرانجام دئے ہیں وہاں تصنیفی طور پر فن کی بڑی خدمت کی ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

جڑی بوٹیاں قدرت کا وہ عطیہ ہے جن کو استعمال میں لا کر انسانی صحت کی بحالی کا فریضہ بڑے احسن طریقہ سے کیا جا سکتا ہے۔ اس قدرتی عطیہ سے بے اعتنائی کے بڑے نقصانات ہم نے اٹھائے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ماضی کی طرف پلٹا جائے۔ حکیم صاحب کی یہ مبارک کوشش اسی سلسلہ میں ہے۔

مکتبہ نور الصحت عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور سے سات روپے میں کتاب دستیاب ہے۔

بقیہ : محرم الحرام ۔۔۔۔

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے عمل کریں کہ جن سے کربلا کے شہیدوں سے محبت کا ثبوت ملتا ہو۔ اس لیئے خصوصاً محرم الحرام کے ماہ میں یا دیگر مصیبت کے وقت صبر و سکون کا مظاہرہ کریں۔ ارواح کو ثواب پہنچانے کے لیئے اپنے گھروں میں قرآن خوانی کریں اور نوافل ادا کریں۔ بہتر ہے کہ مرد مسجدوں میں اور عورتیں اپنے گھروں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کریں اور نفل پڑھیں۔ اگر مقدور ہو تو غربا مساکین کو کھانا تقسیم کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو ان تمام احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپس میں اتفاق و محبت پیدا کرے۔ آمین ثم آمین

بقیہ : مریض کو شفا ۔۔۔۔

مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کا چین تجھ سے چاہتا ہوں۔ اور عافیت پر شکرگزاری تجھ سے چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ (ایضاً)

اے اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میرے بدن میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ میری سماعت میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ میری نظر میں عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

طِبّی مشورے

حکیم آزاد شیرازی

براہ راست جواب کے خواہشمند حضرات جوابی لفافہ ضرور روانہ کریں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

شوگر کا آسان نسخہ

س: مجھے کافی عرصہ سے شوگر کی بیماری ہے لیکن شوگر کنٹرول میں ہے۔ جس دن کوئی میٹھی چیز کھا لیتا ہوں اسی دن شوگر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار گرمیوں میں پاؤں بھی سوج جاتے ہیں۔ برائے مہربانی کوئی آسان نسخہ تجویز فرمائیں۔

حاجی محمد حنیف
اے، بی، سائزنگ فیکٹری
اشرف آباد ـــ فیصل آباد

ج: شوگر کا آسان نسخہ پیشِ خدمت ہے۔

ھوالشافی

گڑمار بوٹی ۱ تولہ۔ مغز تخم جامن ۱ تولہ۔ ست گلو خانہ ساز ۱ تولہ ست سلاجیت ۲ ماشہ۔ زنجبیل ۲ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۲ ماشہ۔ سب دواؤں کو تازہ سبز گلو کے پانی میں کھرل کریں۔ اور چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ تین گولیاں صبح تین شام۔ تازہ پانی کے ساتھ کھایا کریں انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

پاؤں کی سوجن کے لئے حلزونی ساختہ شیراز دوا خانہ ایک ایک ماشہ صبح و شام عرق سونف کے ساتھ کھائیں انشاء اللہ صحت ہوگی۔

پاؤں کی سوجن

س: میری والدہ صاحبہ کے پاؤں کافی عرصہ سے سوج جاتے ہیں اور کافی دن یہی پوزیشن رہتی ہے۔ انہیں شوگر وغیرہ تو بالکل نہیں ہے۔ ٹخنوں پر ایسے ہوتا ہے کہ موچیں لگی ہوئی ہیں۔ براہ کرم اس کا کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

حاجی محمد حنیف
اے بی سائزنگ فیکٹری
شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد

ج: آپ اپنی والدہ صاحبہ کو شیراز دوا خانہ کی بنی ہوئی حلزونی ایک ایک ماشہ صبح و شام عرق سونف کے ساتھ کھلائیں۔ نیز سفوف احمر ایک ایک ماشہ صبح و شام کھلائیں انشاء اللہ شفا ہو گی۔

مسوڑھوں اور دانتوں کی خرابی

س: میرے دانتوں سے خون آتا ہے۔ نیز مسواک کرنے کے باوجود دانت سفیدی مائل نہیں ہوتے کوئی مجرب علاج بتائیں۔

شکیل انور
پازیب محل احسین آگاہی، ملتان

ج: خون دانتوں سے نہیں بلکہ مسوڑھوں سے آتا ہے۔ نسخہ پیش خدمت ہے:-

طباشیر خالص، مازوئے سبز بے سوراخ، مسوّر سوختہ، پوست کیکر، ہم وزن باریک پیس لیں۔ رات سوتے وقت بطور منجن استعمال کریں صبح کُلّی کریں۔

دانتوں کی سفیدی کے لئے نسخہ حاضر ہے۔

سمندر جھاگ۔ کشتہ صدف کشتہ حلزون، کشتہ بارہ سنگھا، نمک سفید۔ سب ادویات باریک پیس کر ملا لیں۔

روزانہ صبح و شام بطور منجن استعمال کریں۔

غزل

۹ ؍ اکتوبر ۱۹۸۱ء — آزاد شیرازی

تیری محفل میں سبھی اہلِ نظر بیٹھ گئے
ہم سے بیٹھا نہیں جاتا تھا مگر بیٹھ گئے ــــــ!

ساحلِ عشق پہ گردابِ بلا سے ڈر کر
ہم اِدھر بیٹھ گئے، آپ اُدھر بیٹھ گئے ــــــ!

ایک مجنوں نہ بڑھا وادیٔ لیلیٰ کی طرف
راہرو سارے سرِ راہگذر بیٹھ گئے ــــــ!

"منصبِ شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا"
اہلِ دل بیٹھ گئے، اہلِ نظر بیٹھ گئے ــــــ!

کس میں ہمّت ہے کہ یوسف کا خریدار بنے؟
مصر میں جتنے بھی ہیں صاحبِ زر بیٹھ گئے ــــــ!

جو فضاؤں میں، خلاؤں میں اُڑا کرتے تھے!
آخرش ٹوٹ گئے اُن کے بھی پر بیٹھ گئے ــــــ!

اسپِ تازی ہوئے مجروح بزیرِ پالان
طوقِ زرّیں لئے گردن میں ہیں خر بیٹھ گئے ــــــ!

شبِ ہجراں جو ستارے تھے مری پلکوں پر
بن کے شبنم وہ بدامانِ سحر۔ بیٹھ گئے ــــــ!

راہرو دیر و حرم تک نہیں پہنچے اب تک
تیرا کوچہ تھا جدھر، ہم تو اُدھر بیٹھ گئے ــــــ!

اب صنمخانہ ہو، کعبہ ہو کہ مے خانہ ہو
ہم کو تو آیا نظر تیرا ہی در، بیٹھ گئے ــــــ!

ہم فقیروں کا نہیں ایک ٹھکانا یارو!
دَر بدر بیٹھ گئے، خاک بسر بیٹھ گئے ــــــ!

وسعتِ دشت جنہیں تنگ نظر آتی تھی
گوشۂ دل میں وہ سب اہلِ سفر بیٹھ گئے ــــــ!

خوب ہی برسا ہے ہاں اب کے برس ابرِ بہار
آرزوؤں کے، تمناؤں کے گھر بیٹھ گئے ــــــ!

میری تربت پہ ہے آزادؔ! چراغوں کی بہار
اخترِ شام و سحر، شمس و قمر، بیٹھ گئے ــــــ!